

سوال نمبر: 2415

السلام عليكم میرا سوال یہ ہے کہ لڑکے اور لڑکی کا شادی سے پہلے ایک دوسرے کو دیکھنا کیسا ہے؟

سائل: عاصم مقام: نامعلوم
تاریخ اشاعت: 31 جنوری 2013ء
زمرہ: نکاح

جواب:

فرمان الہی ہے:

فَأَنْكِحُوهُنَّا مَطَابٌ لِّكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ.

”اپنی پسند کی عورتوں سے نکاح کرو۔“

النساء 4 : 3

یہ پسند دو طرفہ ہو گی، لڑکے کی طرف سے بھی اور لڑکی کی طرف سے بھی، کسی پر اس کی مرضی کے خلاف کوئی فیصلہ ٹھونسا نہیں جا سکتا۔

الله تبارک و تعالیٰ نے ایک اور مقام پر شادی کا مقصد بیان فرمایا :

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنَّ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْتَكِنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدًّا وَرَحْمَةً إِنْ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَكَبَّرُونَ ۝

”اور یہ (بھی) اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے پیدا کیے تاکہ تم ان کی طرف سکون پاؤ اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی، بے شک اس (نظام تخلیق) میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں۔“

الروم، 30 : 21

اس ضمن میں چند احادیث درج ذیل ہیں:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا حَطَبَ أَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ فَإِنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْظُرْ إِلَى مَا يَدْعُوهُ إِلَى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعُلْ. قَالَ فَحَطَبَتْ جَارِيَةٌ فَكُنْتُ أَتَحْبَأُ لَهَا حَتَّى رَأَيْتُ مِنْهَا مَا دَعَانِي إِلَى نِكَاحِهَا فَتَرَوْ جُنْهَا.

جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو پیغام نکاح دے اگر اس کی ان خوبیوں کو دیکھ سکتا ہو جو اسے نکاح پر مائل کریں، تو ضرور ایسا کرے۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ میں نے ایک لڑکی کو پیغام دیا اور چھپ کر اسے دیکھ لیا یہاں تک کہ میں نے اس کی وہ خوبی بھی دیکھی جس نے مجھے نکاح کی جانب راغب کیا لہذا میں نے اس کے ساتھ نکاح کر لیا۔

أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، (164.241) هـ، الْمَسْنَدُ، 3 : 334، رَقْمٌ : 14626، مَؤْسِسَةُ قُرْطَبَةِ مَصْرُ.

أَبُو دَاوِدَ، (202.275) هـ، السُّنْنَ، 2 : 228، رَقْمٌ : 2082، دَارُ الْفَكْرِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ الْمُغَيْرَةَ بْنَ شَعْبَةَ أَرَادَ أَنْ يَتَرَوَّجَ امْرَأَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أَخْرَى أَنْ يُؤْدَمْ بَيْنَكُمَا فَقَعَ فَتَرَوَّجَهَا فَدَكَرَ مِنْ مُوَافَقَتِهَا.

مغیرہ بن شعبہ نے ایک عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جاؤ اسے دیکھ لو کیونکہ اس سے شاید اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں محبت پیدا کر دے۔ انهوں نے ایسا ہی کیا، پھر اس سے نکاح کر لیا، بعد میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس نے اپنی بیوی کی موافقت اور عمدہ تعلق کا ذکر کیا۔

أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، الْمَسْنَدُ، 4 : 246، رَقْمٌ : 18179.

نَسَائِيُّ، (215.303) هـ، السُّنْنَ الْكَبِيرَ، 3 : 272، رَقْمٌ : 1865، دَارُ الْكِتَبِ الْعُلُومِيَّةِ بِبَرْوَت.

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

لَا تُتْكِنْ الْأَيْمَةَ حَتَّىٰ سُتَّاً مَرَّ وَلَا تُتْكِنْ الْبَكْرَ حَتَّىٰ سُتَّاً دَنَّ فَأُلَوَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ.

بیوہ کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے اور کنوای لڑکی (بالغہ) کا نکاح بھی اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کنواری کی اجازت کیسے معلوم ہوتی ہے؟ فرمایا اگر پوچھنے پر وہ خاموش ہو جائے تو یہ بھی اجازت ہے۔

1. بخاری، (194.256) هـ، الصَّحِيفَةُ، كَتَابُ النِّكَاحِ، بَابٌ : لَا تُتْكِنْ الْأَبْ وَغَيْرَهُ الْبَكْرَ وَالثَّبِيبَ الْأَبْرَصَاهَا، 5 : 974، رَقْمٌ : 4843، دَارُ ابنِ كَثِيرِ الْيَمَامَةِ، بِبَرْوَت.

2. مسلم، (206.261) هـ، الصَّحِيفَةُ، بَابٌ اسْتِئْذَانُ الثَّبِيبِ فِي النِّكَاحِ بِالنُّطُقِ وَالْبَكْرِ بِالسُّكُوتِ، 2 : 1036، رَقْمٌ : 1419، دَارِ احْيَاءِ التِّرَاثِ الْعَرَبِيِّ بِبَرْوَت.

مذکورہ بالا تصریحات کی روشنی میں لڑکے اور لڑکی کی پسند کا خیال رکھنا والدین پر واجب ہے۔ ان کی مرضی کے خلاف شادی مسلط نہیں کی جانی چاہئے۔ اسلام کی رو سے لڑکے کے لیے لڑکی کو دیکھنا اور لڑکی کے لیے لڑکے کو دیکھنے کی اجازت ہے۔ اگر دیکھ کر جانے کی کوشش کریں گے تو پھر حدود عبور ہوتی ہیں۔ جہاں Limit Cross ہونے کا ڈر ہو، وہاں سے بچنا بہتری ہے۔ شادی سے پہلے ایک دوسرے کو دیکھنا بھالنا مغربی دنیا سے زیادہ تو کوئی نہیں کرتا۔ شادی سے پہلے وہ سال دو سال دوست رہتے ہیں۔ جب ایک دوسرے کو اچھی طرح دیکھ اور سمجھ لیتے ہیں، تو پھر شادی کرتے ہیں۔ اس کے باوجود سب سے زیادہ طلاقیں اور علیحدگیاں مغربی دنیا میں ہی ہوتی ہیں۔ آپ کو سو (100) میں سے دو (2) جوڑے ہی ایسے نظر آئیں گے جو بڑھاپے تک اکٹھے رہ رہے ہوں۔

ہمارے ہاں دو بڑے طبقے ہیں، ایک والدین کا ہے جو لڑکے لڑکی کی رائے لینا پسند ہی نہیں کرتا اور اپنی مرضی کے فیصلے ان پر ٹھونستا ہے۔ دوسری طرف اولاد کا ایک ایسا طبقہ ہے جو والدین کی رائے لینا پسند نہیں کرتا۔ وہ شادی سے پہلے ہی کبھی شاپنگ کے لیے جا رہے ہیں اور کبھی سیر و تفریح کے لیے کئی کئی دن رات گھر سے غائب رہتے ہیں۔ والدین کو پوچھنے کی جرات تک نہیں۔ لیکن یہ دونوں انتہائیں ہیں، اسلام ان دونوں کو پسند نہیں کرتا۔ آسان اور بہترین حل یہ ہے کہ دونوں خاندان ایک دوسرے کو کھانے پر مدعو کریں، اس طرح لڑکا لڑکی ایک دوسرے کو دیکھ بھی لیں گے اور کوئی خرابی بھی پیدا نہیں ہوگی۔ مگر افسوس ایسا بہت کم لوگ ہی کرتے ہیں۔

وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

مفتش: عبدالقیوم ہزاروی

﴿ ﴿ مفتی تعارف

یہ فتویٰ جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن کے مستند علمائے کرام نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر الفالدی کی نگرانی میں جاری کیا ہے۔ تمام فتاویٰ کو قرآن و سنت کی روشنی میں تحقیق و تنقیح کے بعد جاری کیا جاتا ہے تاکہ اسلامی تعلیمات کی سچی اور قابل اعتماد رہنمائی عوام تک پہنچ سکے۔